REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO. P/GDP3

جلد ۲۸ — شمارہ ۳۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ:-
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIN PIN.143516.

۸ رمضان المبارک ۱۳۹۹ ہجری — ۲ ظہور ۱۳۵۸ ہش — ۲ اگست ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے تشریف لانے والے جامعہ احمدیہ کے ایک افریقن طالب علم مکرم حافظ جبرائیل کی زبانی مؤرخہ ۲۵؍۷ کی اطلاع مظہر ہے کہ حضورِ انور اسلام آباد سے واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں اور حضور کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ!

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۰ وفا (جولائی) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے اور صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب بھی ٹھیک ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ!

مقامی طور پر درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ ::

جزیرہ شری لنکا میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں!

ایک نئی مسجد کا افتتاح

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج تامل ناڈو۔ نزیل شری لنکا

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم ہے کہ ایک سال کے بعد دوبارہ خاکسار کو جزیرۂ شری لنکا میں وارد ہونے اور کچھ دینی خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے ——— سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور وکالت تبشیر ربوہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق خاکسار، مدراس سے مؤرخہ ۱۹ جون کی صبح بذریعہ ریل روانہ ہو کر دوسرے دن صبح ہندوستانی بندرگاہ رامشورم پہنچا۔ وہاں سے ۲ بجے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو کر چار گھنٹے سفر کے بعد شری لنکا کی بندرگاہ پہنچا۔ جہاں مجھے لینے کے لئے کولمبو سے دوست آئے ہوئے تھے۔ وہاں سے بذریعہ ریل روانہ ہو کر دوسرے دن صبح نو بجے ہم کولمبو پہنچے۔ احبابِ جماعت نے ریلوے اسٹیشن پر خاکسار کا استقبال کیا ——— شری لنکا میں اس کے دار الخلافہ کولمبو کے علاوہ نگمبو۔ پسیالہ۔ پتلم۔ راگمہ اور Polanaruva وغیرہ مقامات میں ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ یہاں کی ملکی زبان سنہالی کے علاوہ زیادہ تر انگریزی اور تامل بولی جاتی ہے۔ مسلم آبادی زیادہ تر تامل زبان ہی استعمال کرتی ہے۔

خاکسار کے یہاں پہنچنے کے دوسرے دن آل سیلون احمدیہ سنٹرل کمیٹی کا خصوصی اجلاس بلایا گیا جس میں خاکسار کے دو ماہ کے وقفۂ قیام کے لئے تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے مختلف پروگرام مرتب کئے گئے۔

درسِ القرآن و حدیث

حسبِ پروگرام روزانہ بعد نماز مغرب کولمبو دار التبلیغ میں قرآن کریم کا درس ہوتا ہے جس میں کثیر تعداد میں احباب تشریف لاتے ہیں۔ درس کے بعد مختلف دینی مسائل کے متعلق کلاس ہوتی ہے۔ جس میں علاوہ درس و تدریس کے سوال و جوابات کے رنگ میں احبابِ جماعت علم میں اضافہ کرتے ہیں۔ اسی طرح روزانہ بعد نماز فجر حدیث شریف کا درس بھی ہوتا ہے۔

خاکسار کے ان درسوں سے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور آپ کی عظیم الشان تفسیر کی روشنی میں دیئے جاتے رہے، جماعت کے دوستوں نے اس رنگ میں فائدہ اٹھایا کہ درس القرآن اور تبلیغی و تربیتی تقریروں کو گزشتہ سال بعض خدام نے ٹیپ میں محفوظ کر لیا تھا۔ دورانِ سال یہ ٹیپ شدہ درس اور تقریریں مختلف گھروں میں گشت کرتی رہیں جن سے مستورات نے بھی استفادہ کیا۔ نیز مختلف مجالس اور تقریبوں میں بھی یہ ٹیپ سنائے جاتے رہے جس سے غیر احمدیوں میں بھی تبلیغ ہوتی رہی فالحمد للہ علیٰ احسانہ!

اس دفعہ بھی بعض خدام خاکسار کے درس اور تقریریں وغیرہ ٹیپ کرتے رہے۔ ایک دن خاکسار بعد نماز مغرب مشن ہاؤس میں سورۂ رحمٰن کا درس دے رہا تھا۔ اس وقت ایک غیر احمدی معزز مکرم نور محمد صاحب انجینئر بھی موجود تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی یہ معجز نمائی ہے کہ انہیں یہ درس بہت پسند آیا چنانچہ موصوف دوسرے دن ایک نیا ٹیپ ریکارڈر خرید کر مشن ہاؤس تشریف لائے اور خاکسار سے خواہش ظاہر کی کہ میں سورۂ رحمٰن کی تفسیر اس پر محفوظ کرا دوں۔ اس موقعہ کو تبلیغی نقطۂ نظر سے غنیمت جانتے ہوئے ۱½ گھنٹہ تک اس سورۃ کی تفسیر ٹیپ کروا دی جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور ان کی صداقت کی بھی وضاحت کی گئی۔ مکرم نور محمد صاحب نے احباب سے خواہش کر کے پچھلے سال کے ٹیپ شدہ درس بھی عاریۃً اپنے ہمراہ لیے تاکہ اپنے حلقۂ احباب میں سنائے جائیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس طریقۂ تبلیغ کو بابرکت کرے اور نیک نتائج ظاہر فرمائے آمین ::

یومِ خلافت

چونکہ امسال یہاں پر یوم خلافت (۲۷ مئی) کے سلسلہ میں کوئی تقریب منعقد نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے خاکسار کی تحریک پر مشن ہاؤس میں ۲۳ جون کو چار بجے شام مکرم محمد حسن صاحب صدر جماعت ہائے احمدیہ سنٹرل کمیٹی کی زیرِ صدارت ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں مقامی احباب کے علاوہ نگمبو۔ راگمہ۔ پسیالہ سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت نگمبو اور مکرم محمد شاہ صاحب نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر

(باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

نائیجیریا کے شہر اباداں میں مسجد احمدیہ صرف چھ ہفتے میں مکمل ہو گئی

تقریبِ افتتاح کے موقع پر دس افراد کا قبولِ حق

نائیجیریا کی ریاست اویو کے شہر اباداں میں افغانی زون کے لئے ایک خوبصورت مسجد کا افتتاح یکم اپریل ۱۹۷۹ء کو عمل میں آیا۔ اس کا سنگِ بنیاد الحاجی آر۔ اے۔ بساری چیئرمین اباداں سرکٹ نے رکھا تھا۔ اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ یہ مسجد صرف ۶ ہفتے کے ریکارڈ عرصے میں تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد کے افتتاح کی تقریب کی صدارت الحاجی جے۔ او اویسنیا نے کی جو کہ انصار الدین سوسائٹی کے ایک سرگرم رکن ہیں۔ انہوں نے فیتہ کاٹ کر اس امر کا اظہار کیا کہ آج سے یہ مسجد خدائے واحد کے ہر عبادت گزار کے لئے کھلی ہے۔ اس موقع پر اپنی تقریر میں انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی کوششوں کو سراہا اور مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ جماعت سے تعاون کریں۔

اس تقریب کی نمایاں باتوں میں دس افراد کا بیعت کرنا تھا جو کہ حال ہی میں قبولِ حق کی سعادت حاصل کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اس موقع پر مہمانوں اور اراکین جماعت نے مسجد کے لئے فراخدلی سے عطیات دیئے۔

(انگریزی ہفت روزہ "ٹروتھ" نائیجیریا ۸ جون ۱۹۷۹ء۔ بحوالہ اخبار الفضل ۷؍۷۹ء)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ::

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۲ ظہور ۱۳۵۸ ہش !

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں !!

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:-
" لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ " (بخاری. کتاب الصّوم)

کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ۔ ایک خوشی اُسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اُس وقت نصیب ہوگی جب روزے کی وجہ سے اُسے اللہ تعالےٰ کی ملاقات نصیب ہوگی ۔

" لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ " اس چھوٹے سے جملہ میں ایک روزہ دار کی نفسیات کو، اُس کی دلی کیفیت کو بلکہ اُس کی وجدانیت کو اِس رنگ میں نکھار کر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ جتنا اس مختصر سے کلام کی صُوری فصاحت و بلاغت پر سر دُھننے کو جی چاہتا ہے اُس سے زیادہ اس کی معنوی وسعت پر طبیعت عش عش کر اُٹھتی ہے ـــــ !

ایک روزہ دار کے دل سے پُوچھیئے بلکہ ہر روزہ دار اپنی ہی دلی کیفیت پر غور کرلے کہ بوقت افطار اُس کی خوشی کا کیا عالم ہوتا ہے ـــــ !!

روزہ کا یہ سفر جو شب کے آخری حصّہ سحری کے وقت سے شروع ہوتا ہے. مختلف مراحل سے گزرنا، بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرنا، غروب آفتاب تک جاری رہتا ہے ۔ آخر جب مغرب کی اذان کانوں میں پڑتی ہے تو ایک روزہ دار نہایت اشتیاق کے ساتھ ایک عجیب خوشی اور مسرّت کے عالم میں کچھ کھانے کی چیز اور چند گھونٹ پانی وغیرہ سے اپنا روزہ افطار کرتا ہے ۔ اُس وقت اُس کی خوشی کا کیا حال ہوتا ہے، الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے. کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیا کہے اور کس طرح اپنی اس خوشی کا اظہار کرے ـــــ !

لیکن ہمارے پیارے آقا و مطاع محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس خوشی کے اظہار کے لئے بڑے پیارے کلمات ہمیں سکھائے ہیں. ہر ہر لفظ اس دُعا کا افطار کے وقت کی اس خوشی کی حقیقی ترجمانی کرتا ہے ۔ چنانچہ افطار کے وقت آپؐ یہ دُعا پڑھا کرتے

" اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ "

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ :- اے میرے اللہ! تیری خاطر مَیں نے یہ روزہ رکھا ۔ کھانا گھر میں موجود تھا. ٹھنڈا پانی بھی وافر مقدار میں میسّر تھا. اور مجھے دن میں بھوک بھی بڑی لگ رہی تھی اور پیاس بھی بے چین کر رہی تھی. لیکن مَیں نے نہ کھانے کو چھُوا نہ پانی کا گھونٹ بھرا ۔ کس لئے؟ صرف تیری خاطر، تیری رضا کی خاطر، جس طرح تیری ذات کھانے پینے اور شہوانی عوارض سے پاک ہے ۔ مَیں نے بھی تیرے رنگ میں رنگین ہونے کی حقیر سی کوشش میں ان چیزوں کو چھوڑا. اور تُو نے مجھے توفیق دی کہ یہ بارہ، پندرہ گھنٹے تیری رضا کی خاطر تیرے حکم سے اِس حالت میں گذاروں ۔ سو الحمدللہ کہ وہ اچھے رنگ میں گذر گئے اور میرا ایک روزہ پُورا ہُوا ـــــ !

وَبِكَ آمَنْتُ :- اور اے میرے خدا! مَیں تجھ پر ایمان لاتا ہوں. تیرے احکام اور تیرے وعدوں پر ایمان لاتا ہوں. اور مجھے یقین ہے کہ تُو مجھے اس روزہ کی عبادت کے نتیجہ میں " بابُ الرَّیّان " سے ضرور گذارے گا اور اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کرے گا ۔

وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ :- تیرے فضل سے اب روزہ تمام ہُوا ۔ وہی حلال اور جائز رزق جس سے مَیں تیرے حکم سے رُکا رہا ـــــ لیکن کب تک تیرے ساتھ چل سکتا ہوں اب تو میرا البشری تقاضا بھی مجھے مجبور کر رہا ہے ۔ اب تیرے ہی حکم اور اجازت سے اِس رزق کو استعمال کرتا ہوں ۔

وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ :- سبحان اللہ! کیا شان ہے تیری ربوبیّت کی، پانی یا شربت کے جو چند گھونٹ مَیں نے بھرے. نس نس میں تراوٹ آگئی. اور یہ مُرجھایا

کُھلایا پودا پھر سے ہرا بھرا اور تروتازہ ہُوا ۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ !

یہاں تک ایک خوشی مکمّل ہوئی. لیکن یہ ایک عارضی خوشی ہوتی ہے جو روز افطار کے وقت اپنے پُورے بہار کے ساتھ آتی ہے ۔ اور دن کے وقت کہیں چھُپ جاتی ہے ـــــ کیونکہ مثال کے طور پر ایک کمزور آدمی ہو اور دن بھی گرمی کے ہوں تو عصر کے وقت تک مضمحل سا ہو جاتا ہے بسا اوقات گھبرا اُٹھتا ہے اور سوچتا ہے بس ۔ اب نہیں ہو سکتا ۔ کل تو نہیں رکھا جا سکتا روزہ. جب موسم ٹھنڈا ہوگا پھر دیکھیں گے ۔ لیکن جب افطار کا وقت آتا ہے اور افطار کر لیتا ہے تو واقعی ایک عجیب خوشی سے وہ سرشار ہو جاتا ہے ۔ دن میں اگلے روزہ کے متعلق جو حوصلہ شکن خیال پیدا ہو رہے تھے وہ سب کافور ہو جاتے ہیں اس افطار کی خوشی میں. اور پھر تازہ دم ہو کر ایک نئے عزم کے ساتھ اگلے دن کے روزہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے ۔

ایک اور بھی خوشی ہے اس کے سوا. جو عارضی نہیں بلکہ وہ دائمی خوشی ہے جس کا اظہار بھی وہ ہر روز کرتا ہے اور دل کو یقین دلاتا جاتا ہے کہ

وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ :- روزہ تو ایک مکمّل ہُوا. اللہ چاہے تو جو کمی رہ گئی ہے، اُسے اپنے فضل سے پُورا کر کے اجر دے گا ۔ اور وہ اجر کیا ہے؟ اپنے ربّ کریم سے ملاقات ہے، خدا تعالےٰ کو پا لینا اور اسکی گود میں جا بیٹھنا ہے. اگر روزہ واقعی پُوری شرائط کے ساتھ ہو جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہو. تو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دے رکھی ہے کہ الصَّوْمُ لِي ۔ روزہ میرے لئے ہے وَأَنَا أَجْزِي بِهِ اور مَیں خود اس کی جزا بن جاتا ہوں. اب جس کو خدا مل جائے اس کی اور کونسی خوشی اور خواہش باقی رہ جاتی ہے ـــــ! پس یہ دوسری اور حقیقی اور دائمی خوشی ہے جو روزہ دار کے لئے مقدّر ہے ۔

اللہ تعالےٰ ہمیں مقبول روزوں کی توفیق بخشے اور دونوں خوشیاں نصیب کرے. آمین :.

(محمد انعام غوری)

رمضان کا مقدس عہد!

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرمایا کرتے تھے کہ اصلاح نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دُور کرنے کا عہد کیا کریں ۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں. (کیونکہ ایسا کرنا خدا کی ستّاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہیئے کہ مَیں آئندہ اپنی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا ۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے. مثلاً نمازوں میں سُستی ۔ مقامی امراء سے عدم تعاون. جھوٹ بولنے کی عادت. کاروبار میں دھوکہ دینے کی عادت. بہتان تراشی. وعدہ خلافی. رشوت ستانی. فحش کلامی. گالی گلوچ. غیبت. بدنظری. ہمسایوں کیساتھ بدسلوکی. بیوی کے ساتھ بدسلوکی. والدین کی خدمت میں غفلت. عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز. بے پردگی. بچّوں کی تربیت میں غفلت. سگریٹ اور حقّہ نوشی. سینما دیکھنے کی عادت. سُودی لین دین وغیرہ وغیرہ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے. ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ مَیں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلّی طور پر مجتنب رہوں گا. اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نباہے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرے. یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہُوا نسخہ ہے پس
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما !!

(الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء)

درخواستِ دُعا :- خاکسار کے بچّوں نے ایک اور نئی تیسری دوکان چشموں کی S. M. کے نام سے کھولی ہے. MUSHTAQ OPTITION اس خوشی میں خاکسار نے درویش فنڈ میں ۱۵/ روپے. مرمّت مقامات مقدسہ میں ۱۰/ روپے اور عقیقہ و قربانی امیر مقامی کی مد میں ۱۵۰/ روپے جمع کئے ہیں. احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نئی دوکان میں برکت عطا فرمائے. نیز خاکسار ماہ رمضان المبارک گذارنے کی غرض سے قادیان آیا ہُوا ہے. مقبول عبادات اور دُعاؤں کی توفیق پانے کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے. خاکسار: حاجی محمد عبدالقیّوم صدر جماعت احمدیہ لکھنؤ نزیل قادیان

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے وہ ہر چیز کی طاقتوں کو بتدریج بڑھاتا اور اسے اس کی معراج تک لے جاتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ صفاتِ باری کے مظہر اتم ہیں اس لئے آپ میں بھی صفتِ ربوبیت عالمین کا جلوہ نظر آتا ہے

اُمتِ مسلمہ کے افراد کامل اتباع کے نتیجہ میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق مظہر صفاتِ باری ہیں اور قیامت تک بنتے چلے جائیں گے!

تم اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو کسی سے بھی دشمنی نہ کرو اور ہر ایک کے خیرخواہ اور اس کے دکھوں کو دور کرنے والے بنو!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۱ مئی ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

ہمارا رب، رب العالمین ہے۔ جو چیز بھی اس نے پیدا کی، اس کی وہ ربوبیت کرتا ہے اور بتدریج اس کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے اور اس کے معراج تک اسے لے جاتا ہے۔

اور اس کی صفتِ رحمانیت کا تعلق اس کی ہر مخلوق سے ہے رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ کہا گیا ہے۔ اس کی رحمانیت کے جلوے ہر مخلوق پر ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کو وہ سہارا دیتے ہیں۔ اور ان کے اندر وہ صفات پیدا کرتے ہیں جو وہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہرِ اتم ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی

عالمین کی ربوبیت

کی صفت کا جلوہ نظر آتا ہے اور آپؐ رحمۃ للعالمین بھی ہیں۔ آپؐ کی رحمت کی وسعت عالمین پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا ایک حصہ وہ ہے جس کا تعلق انسان اور غیر انسان ہر دو سے ہے۔ ہمارے محبوب رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ لیکن اس رحمت کا ایک تعلق جو ہے وہ صرف انسان سے ہے اور چونکہ آپؐ کی بعثت کے وقت نوع انسانی کی طاقتیں اور استعدادیں بتدریج ارتقائی مدارج میں گزرنے کے بعد اپنے عروج کو پہنچ چکی تھیں۔ اس لئے آپؐ

ایک کامل اور مکمل شریعت

لے کر آئے۔ پہلوں نے بھی آپؐ ہی کی رحمت سے حصہ لیا۔ اور آپؐ ہی کی تعلیم کا ایک حصہ اُن کو دیا گیا۔ اور اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کا اعلان ہوا ہے قرآن کریم میں۔ لیکن آپؐ کی بعثت کے ساتھ شریعت کے مخاطب کی شکل بدل گئی۔ آپؐ سے قبل آپؐ ہی سے فیض پاکر انبیاء جو تعلیمیں دنیا کی طرف لائے، وہ مختص الزمان بھی تھیں مختص المکان بھی تھیں۔ اور مختص القوم بھی تھیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے نہیں تھیں۔ وہ ساری دنیا کے لئے نہیں تھیں۔ ساری قوموں کے لئے نہیں تھیں۔ لیکن جب کامل شریعت انسان کے ہاتھ میں دی گئی۔ تو شریعت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے کمال کو پہنچی۔

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ

کا اعلان ہوا۔ یہ نہ مختص الزمان ہے نہ مختص المکان۔ نہ مختص القوم۔ ہر مکان کے لئے، سارے ملکوں کے لئے، ساری اقوام کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے، قیامت تک کے لئے یہ شریعت ہے۔ بنی نوع انسان نے آپؐ کی اس رحمت کے جلوے روحانی بھی اور مادی بھی ان لوگوں کے ذریعہ دیکھے تھے۔ جو آپؐ سے فیض یافتہ ہونے تھے۔ یعنی اُمتِ محمدیہ کا وہ گروہ وہ حصہ جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرنا تھا اسی نے آگے محمد کا فیض پہنچانا تھا۔ اسی لئے ہمیں کہا گیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ایک ایسی اُمت تربیت پائے گی جو اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سے بھی یہ پتہ لگتا ہے کہ انسان اپنی قوتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے معراج کو پہنچ چکے۔ اور انہیں ایک کامل اور مکمل شریعت کی ضرورت تھی اور دوسرے یہ کہ وہ کامل اور مکمل شریعت قرآن کریم کی صورت میں نازل ہو چکی اور تیسرے یہ کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو اپنے مقام کو پہچانیں گے اور قرآن کریم پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین اس آیت کے مطابق جس میں کہا گیا تھا کہ خدا کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔ تو فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ میری اطاعت کرو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لو گے۔ تو خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے بنی نوع انسان کو دکھانے لگ جاؤ گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مظہر بن جاؤ گے۔

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ہر انسان کی بھلائی کی ذمہ داری اُمتِ مسلمہ پر ہے۔ یعنی اُمتِ محمدیہ کے اس حصہ پر جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے

خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے

حاصل کئے۔ اور کامل اتباع کے نتیجہ میں جس طرح خدا تعالیٰ کے مظہر محمد بن گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ لوگ بھی فنا فی الرسول کی حیثیت سے محمد کے عکس بنے اور اپنی اپنی استعداد کے لحاظ سے اپنے دائرہ کے اندر مظہر صفات باری بن گئے۔ دائرہ چھوٹا بھی ہے بڑا بھی ہے۔ لیکن اس سے ہمیں یہ پتہ لگا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک امتِ مسلمہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو اس غرض کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ کہ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ بہترین اُمت ہو۔ لوگوں کی بھلائی کے لئے تمہیں قائم کیا گیا ہے۔ اور بہترین اُمت بننے کے لئے قرآن کریم پر پوری طرح عمل کرنا اور قرآن کریم کے فیوض سے پورا حصہ لینا اور کامل اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنا اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ضروری ہے۔

اُمتِ محمدیہ میں قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو ان بشارتوں کے وارث ہوں گے جو قرآن کریم نے اُمتِ محمدیہ کو دیں جن کے

ساتھ شرط یہی ہے کہ

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

اور وہ نمونہ بنیں گے۔ اس پاک نمونہ کو ظاہر کرنے کے لئے جو کامل نمونہ، اُسوۂ حسنہ بنی نوع انسان کے لئے بنایا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہر صدی میں، ہر نسل میں، ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے اور پیدا ہونے چاہیئے تھے۔ اس اعلان کے بعد جن کے دل میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق

پیدا کیا گیا۔ اور جنہوں نے اپنی اس محبت کے نتیجہ میں انتہائی کوشش کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار انہیں حاصل ہوا۔ جس کے نتیجہ میں وہ اپنے دائرہ میں فانی فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنے۔ جس کی وجہ سے وہ اس بات کے اہل بن گئے کہ دنیا کو یہ بتائیں کہ یہ تھا نمونہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں پیش کیا اور جس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کو راہ ہدایت کے حصول کے مواقع میسر آنے لگ گئے۔ سارے قرآن کریم کو آپ پڑھیں۔ جب یہ کہا گیا کہ اُمتِ محمدیہ خیرِ اُمت ہے۔ جو لوگوں کی بھلائی کے لئے

دینی اور دنیوی بھلائی کے لئے

پیدا کی گئی ہے۔ سارے قرآن کو آپ پڑھیں۔ ہر حکم قرآن کریم کا نوع انسان کی بھلائی کے لئے ہے۔ اور کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو مسلم اور غیر مسلم میں فرق کرنے والا ہو جس طرح خدا تعالیٰ کی ربوبیت نے انسان اور غیر انسان میں اور انسانوں میں سے مسلم اور غیر مسلم میں اور موحد اور مشرک میں فرق نہیں کیا اور اس کی رحمانیت کے جلوے سب پر یکساں ظاہر ہوتے رہے۔ ہوتے ہیں۔ ہوتے رہیں گے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ کے دل میں ایک تڑپ تھی کہ لوگوں کی بھلائی کے سامان پیدا ہوں۔ آپ کے ذہن میں یہ خیال بھی پیدا نہیں ہوا کبھی کہ لوگوں کو دکھ پہنچانے کا کوئی سامان کیا جائے۔

تاریخِ انسانی کے سارے اوراق

ہر ورق کا ہر لفظ اس بات پر گواہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کسی انسان کی دشمنی نہیں پیدا ہوئی۔ اور اس پر خدا تعالیٰ کی یہ آیت گواہ ہے۔

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ

ایک گروہ ہے جو مومن نہیں منکر ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا انکار کر رہا ہے۔ جو اس تعلیم کو نہیں مانتا۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ جو خدا سے منہ پھیر رہا ہے۔ جو عالمین کا پیدا کرنے والا اور جس کی

معرفت کے دروازے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے ذریعہ سے کھولے گئے۔ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ ایمان نہ لانے والا یہ گروہ ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اور ان کی فکر میں تو اپنی جان ہلاک کر رہا ہے۔ اوراقِ تاریخ میں کسی کے خلاف غصہ یا دشمنی کا کوئی ایک واقعہ بھی درج نہیں۔

مجھے بڑا لطف آتا ہے اس مثال سے کہ جب آپ مکہ میں تھے۔ شعب ابی طالب میں کفارِ مکہ نے قریباً اڑھائی سال (کم سے کم زمانہ اڑھائی سال کا تاریخ نے کہا ہے) اس وقت کی اُمتِ مسلمہ کو (اس وقت وہی تھے ساری دُنیا کے مسلمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اکٹھے ہوئے تھے۔ اُن کو وہاں) بند کر دیا۔ ان کے دروازے بند کر دیئے تھے جو اس وادی میں جانے والے تھے وہاں پہرے لگا دیئے۔ اڑھائی سال تک پوری کوشش کی کہ ان کو بھوکوں ماریں خدا تعالیٰ نے یہ انتظام تو کیا کہ وہ بھوکے نہ مریں لیکن خدا تعالیٰ نے اس عظیم قوم، متبعین رسولِ خدا کی شان ظاہر کرنے کے لئے یہ انتظام نہیں کیا کہ وہ سیر ہو جایا

کریں۔ بھوک کی انتہائی تکلیف انہوں نے برداشت کی۔ خدا نے ان کو مرنے نہیں دیا لیکن بھوک کی انتہائی تکلیف کے امتحان میں سے گزار کر ان کا امتحان لیا۔ اس قدر کہ

ایک بزرگ صحابی کہتے ہیں

کہ ہماری یہ حالت تھی کہ رات کے اندھیرے میں ایک رات میری جوتی کسی ایسی چیز پر پڑی کہ میں نے محسوس کیا کہ یہ کوئی نرم چیز ہے۔ میں جھکا۔ میں نے اُٹھایا۔ میں نے کھا لیا ہے اور مجھے آج تک نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز تھی جو میں نے اٹھائی اور کھالی۔ اس قدر شدید دکھ بھوکے رہنے کا اور ایذاء آپ کے دشمنوں نے پہنچائی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی، اپنے محبوب محمد کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے ایسے سامان پیدا کئے کہ ہجرت کے بعد جب آپ مدینہ میں تھے مکہ میں قحط پڑا اور وہی مخالف جو مسلمانوں کو بھوکا مار نے کے منصوبے بنا رہے تھے، انہوں نے دیکھا کہ الٰہی منصوبہ ان کو گھیرے میں لے رہا ہے اور بھوک سے مرنے کے سامان ان کے لئے پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ایک وفد بھیجا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ کیا اپنے بھائیوں کو بھوکا مار دو گے؟ اور جس نے اڑھائی سال تک بھوک کی تکلیف اٹھائی تھی، اس نے ایک منٹ کی تاخیر نہیں کی اور پیغام سنتے ہی حکم دیدیا کہ ان کے لئے غلہ بھیجنے کا انتظام کرو اور ان کے لئے غذا کے بھجوانے کا انتظام کیا۔ کچھ وقت لگا ہو گا بھجوانے میں۔ وہ تو درست ہے لیکن اُسی وقت سنتے ہی آپ نے کہا کہ انتظام کیا جائے، ان کو بھوکا نہیں رہنے دیں گے۔

قرآنِ کریم کی تعلیم مسلمان کو کوئی ایک سبق بھی یہ نہیں دیتی کہ کسی سے دشمنی کرنی ہے۔ کسی کو ایذاء پہنچانی ہے، کسی کو دُکھ دینا ہے، کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچانی ہے یا دکھ دینے سے اسے بچانے کی کوشش نہیں کرنی۔

شروع سے لے کر آخر تک

اتنی پیاری تعلیم ہے یہ۔ اتنی عظیم اور اتنی حسین ہے یہ تعلیم کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ اس لئے میں اپنے چھوٹے بچوں، نوجوانوں، خدام اور بھائیوں کو اور بہنوں کو کہتا ہوں کہ یہ اسلامی تعلیم ہے، اپنی زندگیاں اس کے مطابق بناؤ۔ ساری دنیا سمجھے کہ وہ تمہاری دشمن ہے۔ لیکن تم کبھی یہ نہ سمجھو کہ کوئی ایک انسان بھی ایسا ہے جس کے تم دشمن ہو۔ تم کسی کے دشمن نہیں ہو۔ تم ہر ایک کے خیر خواہ ہو۔ تم ان کے دکھوں کو دور کرنے والے ہو، قربانیاں دے کر (مالی، وقتی) اور اگر تمہارے پاس کچھ بھی نہ ہو نہ مال نہ دولت تب بھی جو سب سے بڑا ہے۔ ہر دو جہاں کا خالق و مالک اس کے حضور جھک کر دعائیں کر کے اُن کے دکھوں کو دور کرنے والے بنو۔ جو لوگ خدا سے دور جا پڑے ہیں۔ دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ کی قرب کی راہیں اُن کے اوپر کھلیں اور وہ جو اندھیروں میں بسنے والے ہیں، وہ خدا تعالیٰ کے نور کے اندر آجائیں اور جو مُردہ ہیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل زندہ ہو جائیں۔ اور اُسوۂ نبوی کی پیروی کرتے ہوئے تم بھی خدا سے کہو کہ اے خدا! جو روحانی مُردے ہیں اُن کو زندہ کر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ عرب کی حالت ایک مُردہ قوم کی سی تھی، وہ زندہ ہو گئی اور کس شان کی زندگی! زندگی کے ایسے آثار کہ دنیا میں کسی قوم میں زندگی کے وہ آثار نہیں دیکھے گئے۔ یہ سب اندھیری راتوں میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متضرعانہ دُعاؤں کا کرشمہ

تھا۔ تو یہ نہ سمجھو تم کہ ہم غریب ہیں، دولت خرچ کر کے انسان کے دکھوں کو کیسے دور کریں۔ ہم تھوڑے ہیں۔ ہم خدمت کر کے لوگوں کی تکلیفوں کو کیسے دور کریں۔ اللہ کا در ایک ایسا در ہے جو تمہارے لئے کھلا ہے۔ ایک ایسا در ہے جس کے کھلے ہونے کی علامتیں تم اپنی زندگی میں دیکھتے ہو اور محسوس کرتے ہو اور مشاہدہ کرتے ہو۔ اُس در پر حاضری دو۔ اُس واحد و یگانہ کے حضور جھکو۔ اللہ تعالیٰ سے یہ کہو کہ اے

خدا - تو رب العالمین - تونے اعلان کیا

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

تُو نے اپنے پیارے کو بھیجا جس کے حق میں تُو نے اعلان کیا۔ رحمۃ للعالمین ہے وہ۔ تُو نے ہمیں اس کی اُمّت بنایا۔ تُو نے کہا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ ہمارے اُوپر یہ لیبل لگا دیا۔ ہم کمزور۔ ہم غریب۔ ہم دُنیا کے دھتکارے ہوئے ہیں۔ ہمیں اپنے دروازے سے مت دھتکار اور ہماری دُعاؤں کو سُن اور نوعِ انسانی کو توفیق دے کہ وہ اپنے محسن کو پہچانے اور اُس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور اس دُنیا کے دُکھوں سے نجات حاصل کرے۔ اِس دُنیا کی جنّتیں اُن کے لئے پیدا ہوں اور مرنے کے بعد کی جنّتیں اُن کے نصیب میں ہوں۔ اور ہمارے نصیب میں بھی ہوں۔ خدا کرے۔ آمین۔

حیدرآباد میں ایک نوجوان کا قبول احمدیت

گذشتہ دنوں ایک نوجوان محترم میر عارف الدین حسین خان صاحب جو حیدرآباد سے نکلنے والے اخبار گریٹر (Greater) کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کو پڑھ کر بیرونی دُنیا میں احمدیہ مسلم مشنز اور اُن کی تبلیغی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہ تمام احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیت پر ثابت قدم رکھے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد دکن۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم محمد رفیق صاحب مقیم پیسنگٹن سیا انگلینڈ خود بھی بیمار ہیں اور اُن کی دو بچیاں بھی بیمار ہیں ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(۲) مکرم حبیب اللہ خان صاحب مقیم کینیڈا اپنی اور محترمہ امتہ النصیر صاحبہ کی صحت [illegible] کے لئے نیز افرادِ خاندان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) محترمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ مقیم لندن اپنی مشکلات کے ازالہ نیز اپنے والدین کی صحت و عافیت کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل فرمائے احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

(۴) مکرم محمد جہانگیر صاحب آف کلکتہ کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ عنقریب گال بلیڈر اور بازو جس میں گوشت سا نکل آیا ہے کا آپریشن ہونے والا ہے۔ جملہ احباب جماعت اور درویشان کرام سے آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۵) مکرم شیخ داؤد احمد صاحب آف رنگون کار حادثہ سے جن کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی تحریر کرتے ہیں کہ میں ابھی تک چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوا۔ شوگر کی بیماری کی وجہ سے ہڈی جوڑنے میں دیر لگ رہی ہے جس کی وجہ سے نہ تو جماعتی کاموں میں حصہ لے سکتا ہوں اور نہ اپنا کاروبار دیکھ سکتا ہوں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی سعادت ملے اور میرے کاروبار میں بھی برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

ولادت

خاکسار کی بہن عزیزہ شاہدہ حکیم مقیم آکسفورڈ انگلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ عزیز نومولود مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم مرزا عبد الکریم بیگ صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ نے عزیز نومولود کا نام "مرزا محمد انور ناصر" رکھا ہے۔ تمام بزرگان جماعت اور دوستوں سے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر نیز نیک صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا یادگیر میں ورود مسعود

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاندان مسیح پاک کے مقدس افراد کو ایک بار پھر مقام یادگیر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازنے کا موقع عطا فرمایا۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مورخہ ۲۸ جون بروز جمعرات مع اپنے صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مکرم عزیز حسین صاحب کراچی حال حیدرآباد محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعتِ احمدیہ یادگیر کی معیت میں بذریعہ کار حیدرآباد سے ٹھیک سوا پانچ بجے شام تشریف لائے۔

آپ کی آمد کی خبر پاکر تمام احباب جماعت مسجد احمدیہ کے احاطہ میں جمع تھے۔ جونہی کار سامنے آئی اھلاً و سھلاً و مرحبا کے روایتی الفاظ اور جوش مسرت سے لبریز ہو کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے آپ کے شایان شان استقبال کیا گیا۔ اور گلپوشی کی گئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے از راہ شفقت تمام احباب کو مصافحہ و معانقہ کا شرف بخشا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اُسی روز بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ صاحب دیر تک مسجد میں تشریف فرما رہے اور احباب جماعت ملاقات کرتے رہے۔ اور آپ سے گفتگو کر کے اپنے دلوں کو طمانیت بخشتے رہے۔

دوسرے روز آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو تربیتی پہلوؤں پر مشتمل تھا۔ آپ نے جماعت کو بڑی ہی قیمتی اور زریں نصائح فرمائیں۔ قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعض تاریخی واقعات کا ذکر فرما کر تربیت کی ترغیب دلائی۔

اسی موقع پر نواحی جماعتوں مثلاً تیماپور۔ گلبرگہ اور دیودرگ کے بہت سے دوست بھی تشریف لائے اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

مورخہ ۲۹ جون چھ بجے شام آپ بذریعہ کار حیدرآباد کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل تمام احباب الوداع کرنے کے لئے محلہ احمدیہ میں جمع ہو گئے۔ جس میں نواحی جماعتوں کے بھی کثیر احباب تھے۔ روانگی سے قبل اجتماعی دُعا ہوئی۔ اور بعد ازاں نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان کار روانہ ہوئی اور احباب جماعت نے پُرنم آنکھوں سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے نافلہ اور اپنے پیارے اور شفیق وجود کو دلی دُعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر

دعائے مغفرت

افسوس کہ مکرم محمد مجید صاحب سولجہ صدر جماعتِ احمدیہ کانپور مورخہ ۱۳ر جولائی ۱۹۷۹ء کو بعد نماز جمعہ حرکت قلب بند ہو جانے کے نتیجہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو قبل ازیں جون کے پہلے ہفتہ میں دل کا حملہ ہوا تھا کانپور ہی میں ہسپتال میں داخل ہوئے اور ایک ہفتہ علاج کے بعد ڈسچارج کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ۷ر جون کو مرحوم اپنی بیٹی کی شادی کی تقریب سے فارغ ہوئے لیکن طبیعت علیل ہی چلی آرہی تھی۔ مورخہ ۱۳ر جولائی کو صبح ہی دل کا حملہ ہوا۔ اسی حالت میں نماز جمعہ میں تشریف لائے اور بعد نماز مجلس خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں بھی شرکت کی اور دُعا کرائی اس کے بعد گھر آکر کھانا کھا کر لیٹے تھے کہ پھر شدید دل کا حملہ ہوا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکے اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

مکرم محمد مجید صاحب سولجہ مرحوم اپنے پیچھے سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بیٹیاں شادی کے قابل ہیں۔ ایک دختر محترمہ شمیم بیگم صاحبہ بی ایڈ قادیان میں محترم منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔ محترم سوز صاحب اپنے خسر صاحب کی وفات کی اطلاع ملتے ہی کانپور تشریف لے گئے تھے مورخہ ۱۴ر جولائی کو تدفین عمل میں آئی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

---

۳۵ روپے اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار۔ منیر احمد خان کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

صلیب سے کسرِ صلیب تک
ایڈیسہ و نصیبین کے آثار

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

پہلی صدی میں فرات کے شمال مشرق میں عرب عثمزن شاہِ ابگر اکاما کی ایک چھوٹی سی ریاست تھی اور رومن ایمپائر پارتھیا کے درمیان یہ ایک آزاد خطۂ ارض تھا۔ ارفعہ یعنی ایڈیسہ اس کا دارالخلافہ تھا اور نصیبین اس کا اہم شہر۔ اس سرزمین میں جابجا بنی اسرائیل آباد تھے شاہِ ابگر نے واقعۂ صلیب کے کچھ پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو قاصد کے ہاتھ ایک چٹھی بھیجی۔

"مَیں بیمار ہوں آپ میرے پاس آنے کی تکلیف گوارا کریں۔ مَیں نے سُنا ہے کہ یہودی آپ کو قتل کرنے کے درپے ہیں۔ آپ میرے پاس آجائیں۔ میری بادشاہی چھوٹی سی ہے۔ لیکن خوشحال۔ میرے اور آپ کے لئے کافی ہے۔"

حضرت عیسٰے علیہ السلام نے اس کا جواب دیا۔ رومی چرچ جب غالب آگیا تو عیسر دستاویز کو عقائد کے سانچے میں ڈھال دیا گیا۔ اس خط وکتابت کا حلیہ کچھ ایسا بگاڑا گیا۔ کہ ایک مورخ صرف اتنا کہہ سکتا ہے کہ شاہِ ابگر نے حضرت مسیحؑ کو اپنے ملک میں آنے کی دعوت دی تھی۔ اتنی بات تو درست ہے۔ بعد کی حاشیہ آرائی قابلِ پذیرائی نہیں بہرکیف یہ چٹھی اس علاقے میں عیسائیت کی بنیاد بن گئی۔

مورخ کلیسیا یوسی بیوس لکھتا ہے کہ:۔

حواریوں کے وقت میں ہی یہاں عیسائیت پھیل گئی تھی۔ اس سرزمین کو شرک کے بیابان میں عیسائیت کے نخلستان سے تعبیر کیا جاتا۔ روایت ہے۔ کہ دوسری صدی کے آخر میں ابگر نہم باقاعدہ عیسائی ہوگیا تھا۔

قرونِ اولےٰ میں ایڈیسہ سریانی کلیسیا کا مرکز تھا۔ یہاں سے عیسائیت نصیبین اور وہاں سے آڈیابین تک پھیل گئی۔ دجلہ کے مشرق میں ایک چھوٹی سی ریاست کا نام ہدیب تھا جسے ادیابین کہا گیا۔ اس کے تاریخی شہر کا نام اربیل تھا۔ یہاں بھی اسباط بنی اسرائیل کی ملکہ ڈیا آباد تھیں۔ یہاں جہاں بنی اسرائیل گئے وہاں رَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ کا پیغام پہنچا۔ ادیابین سرزمین دجلہ کے عیسائیوں کا گہوارہ تھا۔

ظاہر ہے کہ قرونِ اولےٰ میں عراق میں فرات سے دجلہ تک انجیل کی منادی ہوئی۔ کلیسیا کے مشرق کے ابتدائی مراکز اسی علاقے میں تھے۔

عہدِ حاضر میں رابرٹ گریوز اور لیشوعا پوڈرو نے مشترکہ دو کتابیں مرتب کیں۔ "نزدرین گاسپل" ایک ضخیم کتاب ہے۔ اور جیزز اِن روم مختصر۔ مصنفین نے یہ ثابت کیا ہے کہ صلیب پر حضرت مسیحؑ فوت نہیں ہوئے تھے۔ توما کی حالت تھی۔ صلیبی زخموں سے شفایاب ہونے کے بعد حضرت مسیحؑ ارضِ شام میں گھومتے رہے۔ فرات کو پار کیا ایڈیسہ سے ہوتے ہوئے پارتھیا میں آگئے۔ وجہ ہجرت یہ تھی کہ ان علاقوں میں جلا وطن بنی اسرائیل جگہ جگہ آباد تھے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نصیبین و ایڈیسہ کی سرزمین سے توحید اور کسرِ صلیب کی خوشخبری اور اس کی خوشبو آرہی تھی۔ اس تحقیق کے لئے آپ نے ایک وفد ترتیب دیا فرمایا۔

وہ نصیبین اور اس کے نواح میں جائیں۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے آثار اس ملک میں تلاش کریں۔

(اشتہار وفد نصیبین)

بعض مواقعات کے باعث یہ وفد منزلِ مقصود کی طرف روانہ نہیں ہوسکا۔ بہرکیف یہ مہم تاریخ احمدیت کا ایک ورق ہے۔ اس کام کا جاری رہنا ضروری ہے۔ آج ایڈیسہ و نصیبین سے تعلق رکھنے والی کلیسیائے مشرق کے بیش بہا صحیفے آثار سے مل رہے ہیں۔ یہ تحقیق اس مہم کے مطمعِ نظر کو زندہ رکھنے کے مترادف ہے۔

غزلِ سلیمان

قرنِ اوّل کے آخر میں ایڈیسہ کی سریانی کلیسیا نے نظموں کا ایک مجموعہ تیار کیا۔ جسے تاریخ میں "غزلِ سلیمان" کہا گیا۔ یہ مجموعہ ڈیڑھ ہزار سال سے گم تھا اتفاقاً اس کا ایک نسخہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے ایک سال بعد آثار سے مل گیا ۴۲ سریانی غزلیں اس مجموعہ میں شامل تھیں۔ بیشتر غزلیں کسرِ صلیب کی منہ بولتی شہادت ہیں۔ بعض میں حضرت مسیحؑ دنیا سے مخاطب ہیں۔ فرمایا لوگوں نے سمجھا کہ موت نے مجھے فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ انہیں مَیں مرا ہوا دکھائی دیا۔ مَیں مرا نہیں بلکہ زندہ ہوں اور اپنے مشن کے لئے جادہ پیما۔ ایک نظم ہے کہ حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ دنیا کی ایک بلند چوٹی پر کھڑے ہیں۔ اور وہاں سے چاروں کونٹ اپنی آواز بلند کر رہے ہیں۔

سریانی نظمیں عبرانی انجیل کی خوشہ چینی تھی۔ عبرانی علم کلام ناپید تھا۔ ۱۹۵۲ء میں وادیٔ قمران کے غاروں میں ۳۲ عبرانی نظموں کا ایک مجموعہ ملا۔ جس نے سریانی نظموں کے مخفی سرچشمہ کو وا شگاف کردیا۔ اب مسلمہ ہے کہ عبرانی اور سریانی نظموں میں گہرا جوڑ اور تعلق ہے۔

عبرانی نظموں میں فرستادہ حق بول رہا ہے۔ کہ میرے دشمنوں نے مجھے موت کے گڑھے میں گرا دیا۔ اللہ تعالےٰ کو میرا رفع منظور تھا۔ موت کے غار سے میں زندہ وسلامت باہر آگیا۔ اب میں بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے دنیا کے وسیع میدانوں میں جادہ پیمائی کرونگا۔ عبرانی اور سریانی کل ۶۹ نظمیں ہیں۔ ان میں سے بعض صلیب سے کسرِ صلیب تک کی کٹھن راہ میں گویا سنگ میل ہیں۔ عصرِ حاضر میں ان پر بیش بہا تحقیق ہو رہی ہے۔ اور نصیبین کی غرض وغایت اس علم کلام سے مترشح ہے۔ مزید تحقیق کا انتظار ہے۔

اقوالِ مسیحؑ

کلیسیائے ایڈیسہ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے ۱۱۴ اقوال مرتب کئے تھے۔ یہ بھی صفحۂ ہستی سے ناپید تھے۔ ۱۹۴۵ء میں مصر کے گاؤں ناج حمادی میں ایک مٹکا برآمد ہوا۔ قرونِ اولےٰ کے باطنی عیسائیوں کی لائبریری اس میں بند تھی۔ اقوال مسیح کا قبطی ترجمہ اس میں شامل تھا۔ گویہ اصل نسخہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اسرار اس سے کھلتے ہیں۔

صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام زندہ و پائندہ تھے۔ آپ شاگردوں سے ملے ان سے باتیں ہوئیں۔ ان اقوال میں یہ سب کچھ ہے۔ بالآخر حواریوں سے جدا ہوکر کہیں جانے کا ذکر ہے۔ شاگردوں نے پوچھا آپ ہمیں چھوڑ کر جارہے ہیں۔ آپ کے بعد ہمارا سردار کون ہوگا؟ حضرت مسیح نے جواب دیا۔ یعقوب جو کہ الصادق ہے۔ الوداعی کلمات پہلی دفعہ منکشف ہوئے ہیں۔

اعمالِ توما

کلیسیائے ایڈیسہ اور ٹیکسلا میں توما حواری کا قریبی تعلق تھا۔ ایک سریانی صحیفہ "بارہ رسولوں کی تعلیمات" کے نام سے ملا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ توما نے ٹیکسلا سے کلیسیائے ایڈیسہ کے نام خطوط بھیجے تھے۔ بعد ازاں ان خطوط کی مدد سے "اعمالِ توما" سریانی زبان میں مرتب ہوئے۔

اس صحیفہ میں ہند میں توما کی تبلیغی مساعی کا بیان ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کا بھی ذکر تھا۔ جب ایڈیسہ میں رومی چرچ غالب آگیا۔ تو اس صحیفہ کو یونانی میں مرتب کیا گیا۔ اس کے بعد بہت سے تغیر و تبدل ہوتے تا آنکہ اصل حقائق مخفی ہوگئے۔ موجودہ صحیفہ کے بین السطور میں بعض معنی خیز باتیں چھپی ہوئی ہیں۔ ان پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

لعلِ مصر

کلیسیائے ایڈیسہ کے ادبیاتِ عالیہ میں ایک سُریانی نظم شامل ہے جو کہ استعارات کا مرقع ہے۔ جس کے پانچ سوا شعار ہیں۔ اس نظم کو "لعلِ مصر" یا روح کی کہانی کا نام دیا گیا۔ یہ نظم ایک مقدس تثلیث کے گرد گھومتی ہے۔

دور مشرق میں کوہ زرکان کی بلندیوں پر تین مقدس ہستیوں کی حکومت کا ذکر ہے۔

۱۔ خداوندوں کا خداوند یعنی ذاتِ باری تعالیٰ۔

۲۔ خاتونِ مشرق۔ ۳۔ ایک فرستادۂ حق جو کہ بیٹا ہے اور ثانوی درجہ رکھنے والا بھائی ہے۔

اس نظم میں مریم اور ابن مریم کا مخفی ذکر ہے یہ امر قابلِ غور ہے۔ زرکان کے معنی مرتفع کے ہیں۔

وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۔

کی پرچھائیں اس نظم میں بھی ملتی ہے +

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط دوئم

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اُس کے خوشکن نتائج

از۔ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج صوبہ کشمیر

محترز سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت اور اسلام کی زبردست حمایت اور مخالفین اسلام خصوصاً عیسائیوں کی پسپائی نے آپ کے خلاف شدید مخالفت کی فضاء پیدا کر دی اپنے بیگانے ہو گئے۔ غیروں نے تو دشمنی اور ضد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ عیسائی منادوں نے اپنی بے بسی کو دیکھ کر اپنے ارباب حکومت کو حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کارروائی کرنے پر مجبور کیا۔

ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف حکومتی سطح پر یہ کارروائیاں ہو رہی تھیں اور مخالفت کی آگ زوروں پر بھڑک رہی تھی تو دوسری طرف اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعودؑ کو تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

۱۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

۲۔ یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنی دُور دراز سے کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اموال لائیں گے۔

۳۔ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت دونگا۔ اور تیرا ذکر بلند کرونگا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دونگا۔

۴۔ I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM.

اس شدید مخالفت کے باوجود خدائی بشارتوں کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے آپ کی تبلیغی مساعی میں برکت عطا فرمائی۔ آپ کی آواز قادیان کی گمنام بستی سے نکل کر باہر پھیلنا شروع ہوئی۔ نہ صرف پنجاب ہی میں بلکہ ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور دیگر ممالک و جزائر میں پھیلتی چلی گئی۔ ایک طرف حضور علیہ السلام نے اسلام کی مدافعت میں عیسائی اور دیگر مذاہب سے مناظرات کر کے شاندار فتح حاصل کی دوسری طرف عربی، اُردو اور فارسی میں ۸۰ سے زائد گرانقدر کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں جملہ اعتراضات کے مدلّل و مسکت جوابات درج فرمائے۔ خدائی بشارتوں کے مطابق لاکھوں لوگ آپ پر ایمان لائے۔ زمین و آسمان سے آپ کی تائید میں نشانات ظاہر ہوئے حسب بشارات اموال و تحائف بھی خدمتِ اسلام کے لئے آپ کے پاس پہنچے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ گوشہ گمنامی سے نکل کر اسلام کے جری پہلوان کی حیثیت میں دُنیا بھر میں شہرت پا گئے۔ اور قادیان کی گمنام مگر مقدس بستی بھی آپ کی وجہ سے مشہور ہو گئی اور آپ کی قائم کردہ جماعت کو اللہ تعالےٰ نے ایک بین الاقوامی پوزیشن عطا فرما دی۔ چنانچہ آپؑ اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کو اپنی صداقت کے ثبوت میں بطور حجت پیش کرتے ہوئے اپنے اشعار میں فرماتے ہیں:-

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز کا قیام

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ حضور کی وفات کے بعد جماعت میں نظامِ خلافت جاری ہوا۔ اور حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ آپ کے پہلے جانشین اور خلیفہ منتخب ہوئے۔ خلافت اولیٰ کے عہد میں ۱۹۱۲ء میں لندن (انگلستان) میں پہلا تبلیغی مشن قائم ہوا۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد جماعت میں خلافت ثانیہ قائم ہوئی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ تخت خلافت پر متمکن ہوئے۔ الہام الٰہی میں آپ کو حُسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر اور دُنیا کے کناروں تک شہرت پانے والا موعود فرزند قرار دیا گیا تھا۔ آپ کے عہد خلافت میں جماعت کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہوئی۔ ہند و پاک کے علاوہ بیرونی ممالک میں متعدد تبلیغی مراکز اور مشن قائم ہوئے ہر رنگ و نسل۔ ملک و قوم۔ طبقہ و سوسائٹی اور علم و قابلیت کے لوگ جماعت میں داخل ہوئے۔ تبلیغ اسلام کا کام اکناف عالم میں پہنچ گیا۔ ان بیرونی مشنوں میں سینکڑوں واقفین زندگی جو اعلیٰ دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ ہیں بطور مبلغین اور مبشرین کام کر رہے ہیں۔

۱۹۶۵ء میں حضرت المصلح الموعودؓ کی وفات ہوئی۔ اور قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ خلافت ثالثہ میں اللہ تعالےٰ نے ان تبلیغی مہمات میں مزید برکت عطا فرمائی۔

اس وقت مندرجہ ذیل ممالک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز اور مساجد قائم ہیں۔ جن میں مبلغین کرام تبلیغ کا فریضہ بجالا رہے ہیں۔ اس وقت ہندو پاکستان کو چھوڑ کر بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۲۷ مشنز قائم ہیں۔ ان ممالک کی تفصیل اس طرح ہے۔ انگلستان۔ مغربی جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ امریکہ۔ کینیڈا۔ ٹرینیڈاڈ۔ گیانا۔ سورینام۔ نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ گیمبیا۔ لائبیریا۔ کینیا۔ تنزانیہ۔ زیمبیا۔ ماریشس۔ انڈونیشیا۔ فجی۔ جاپان۔ شام وغیرہ۔

مساجد:- انگلستان ۵ عدد ہالینڈ ۱۔ جرمنی ۲۔ سوئٹزرلینڈ ۱۔ ڈنمارک ۱۔ سویڈن ۱۔ امریکہ ۳۔ ٹرینیڈاڈ ۲۔ غانا ۳۰۰۔ نائیجیریا ۲۵۔ سیرالیون ۱۲۔ کینیا ۷۔ یوگنڈا ۱۔ انڈونیشیا ۶۰۔ ماریشس ۶۔ دیگر ممالک ۴۰۔

رسائل اس وقت جماعت احمدیہ کے بیرونی ممالک سے شائع ہونے والے اخبارات و رسائل کا خاکہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ انگلستان۔ دی مسلم ہیرالڈ۔ اخبار احمدیہ ــــ ۲۔ جرمنی۔ قُرّہ۔ اخبار احمدیہ ــــ ۳۔ ہالینڈ۔ اسلام ــــ ۴۔ ڈنمارک۔ ایکٹو اسلام ــــ ۵۔ سویڈن۔ اخبار احمدیہ ــــ ۶۔ سوئٹزرلینڈ۔ اخبار احمدیہ۔ ۷۔ امریکہ۔ دی سن ــــ ۸۔ ٹرینیڈاڈ۔ احمدیت آر دی ٹرو اسلام ــــ ۹۔ کینیڈا۔ اخبار احمدیہ اور LIGHT ــــ ۱۰۔ برما۔ البشریٰ ۱۱۔ نائیجیریا۔ دی ٹروتھ ــــ ۱۲۔ غانا۔ گائیڈنس ــــ ۱۳۔ سیرالیون۔ دی افریقن کریسنٹ ــــ ۱۴۔ تنزانیہ۔ مانپزی یامنگو۔ ۱۵۔ زیمبیا۔ زیمبین کریسنٹ ــــ ۱۶۔ ماریشس۔ دی میسیج ــــ ۱۷۔ سیلون۔ ستیا دوتھن ۱۸۔ انڈونیشیا۔ سینار اسلام ــــ ۱۹۔ فجی۔ مسلم رائنز ــــ

تراجم قرآن مجید (الف) مکمل شائع شدہ:- مندرجہ ذیل زبانوں میں قرآن مجید مکمل طور پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع کیا جا چکا ہے۔ انگریزی۔ مفصل تفسیر انگریزی۔ خلاصہ تفسیر انگریزی۔ جرمن۔ ڈچ۔ سواحیلی معہ تفسیری نوٹس۔ ڈینش مع تفسیری نوٹس۔ اسپرانٹو۔ لوگنڈی مع تفسیری نوٹس۔ (ہندی گورمکھی ۱۹۴۷ء سے قبل ہر دو زبانوں میں تراجم قادیان سے شائع ہو چکے ہیں)۔

(ب) نامکمل شائع شدہ:- یوربا۔ پہلا پارہ نائیجیریا۔ انڈونیشین دس پارے مع تفسیری نوٹس۔ ہندی پہلا پارہ مع تفسیری نوٹس۔

(ج)۔ غیر مطبوعہ مکمل:- اٹالین۔ روسی۔ فرانسیسی۔ اسپینش۔ کیکولو۔ کیکا مبا۔ لودو۔

سکول (جو تحریکِ جدید کے ماتحت کام کر رہے ہیں)

۱۔ کماسی (غانا)۔ ۲۔ بو (سیرالیون)۔ ۳۔ بلاما (سیرالیون)۔ ۴۔ باجیبو (سیرالیون) ۵۔ فری ٹاؤن (سیرالیون)۔ ۶۔ جورو (سیرالیون) ۷۔ بانجل (گیمبیا)۔ ۸۔ نیوٹن (سیرالیون) ۹۔ کانو (نائیجیریا)۔ ۱۰۔ کینیما (سیرالیون) ۱۱۔ روز ہل (ماریشس)۔

سکول جو نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔

سیرالیون ۱۔ احمدیہ سیکنڈری سکول روکونیر۔ ۲۔ نصرت جہاں سیکنڈری سکول منگی۔ ۳۔ ٹمبوڈو گرلز سیکنڈری سکول ٹمبوڈو۔

گیانا ۴۔ اڈانسی مان احمدیہ سیکنڈری سکول فولینا۔ ۵۔ تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا۔ ۶۔ اکومفی E K M F احمدیہ سیکنڈری سکول اسارچیرہ ۷۔ تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول گومرا آیو ٹسن۔ ۸۔ نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی وا۔ ۹۔ تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول اسوکورے۔

لائبیریا ۱۰۔ نصرت جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول۔ سانوے۔

گیمبیا لقمے کے مقام پر اسکول زیر تعمیر ہے۔

نائیجیریا اس ملک میں مِنّا اور گوساؤ کے مقام پر دو سکول جاری کئے گئے جو حکومت نے قومیا لئے اور

جماعت کی طرف سے حکومت کو بلا معاوضہ پیش کئے گئے۔ اب ویسٹرن سٹیٹ میں نیا سکول کھولنے کی تجویز ہے جو اگیاگی کے مقام پر کھولا جائیگا۔

ہسپتال (جو تحریک جدید کے ماتحت چل رہے ہیں)

لیگوس (نائیجیریا)۔ کانو (نائیجیریا) گیمبیا۔

ہسپتال (جو نصرت جہاں اسکیم کے ماتحت کام کر رہے ہیں)

سیرالیون:۔ ۱۔ احمدیہ نصرت جہاں کلینک روکوپٹر۔ ۲۔ احمدیہ نصرت جہاں کلینک باجے بو۔ ۳۔ احمدیہ نصرت جہاں کلینک مسنگبی۔ ۴۔ احمدیہ نصرت جہاں کلینک بورو۔

غانا:۔ ۵۔ احمدیہ ہسپتال اسکورے۔ ۶۔ احمدیہ کلینک کوکوفو۔ ۷۔ احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان۔ ۸۔ احمدیہ ہسپتال سویڈرو۔

گیمبیا:۔ ۹۔ احمدیہ میڈیکل سنٹر ٹیتھے۔ ۱۰۔ احمدیہ ڈینٹل سرجری بانجول۔ ۱۱۔ نصرت جہاں ٹی بی اینڈ میڈیکل سنٹر بانجول۔ ۱۲۔ احمدیہ میڈیکل سنٹر جواراہ۔ ۱۳۔ احمدیہ میڈیکل سنٹر بریکامہ۔

نائیجیریا:۔ ۱۴۔ احمدیہ کلینک بجورو۔ ۱۵۔ احمدیہ ہسپتال اپیبواوڈے۔ ۱۶۔ احمدیہ ہسپتال ابادان۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی خاص تحریکات کے ذریعہ

تحریک جدید

معززسامعین ۱۹۳۴ء میں

جماعت احمدیہ کے ایک شدید معاند عطاء اللہ شاہ بخاری نے بڑی تعلی سے یہ دعویٰ کیا کہ مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔ احراریوں کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ منارة المسیح کو اکھاڑ کر دریائے بیاس میں پھینک دیا جائے گا۔ مگر وہ خدا جس نے اپنے مسیح برحق کی تائید و نصرت کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس نے ایک طرف جماعت احمدیہ کے ان معاندین اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ تو دوسری طرف اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ ایسے نازک وقت میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی مہم کو شروع کرنے کے لئے تحریک جدید جیسی زبردست تحریک جاری فرمائی۔ اس تحریک سے ظاہر ہونے والے خوشکن نتائج حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمائے:۔

"اب تو تحریک جدید کے مشن اور اس کے تحت قائم ہونے والی جماعتیں قریباً ساری دُنیا میں پھیل چکی ہیں۔ ایک وقت تھا تحریک جدید کا سارا بوجھ ہندوستان کی جماعتوں پر تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت سے ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی جس کے نتیجہ میں بیرونی ملکوں میں مشنوں اور جماعتیں خود کفیل ہوتی چلی گئیں ...... تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں انقلابی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ اور مسلسل ہو رہی ہے یہ تبدیلی تعداد کے ذریعہ بھی رونما ہوئی۔ اور اخلاص کے لحاظ سے بھی۔ جہاں تک تعداد کے لحاظ سے تبدیلی کا تعلق ہے۔ غانا اور سیرالیون کے متعلق خود وہاں کے دوست دعویٰ کرتے ہیں کہ وہاں احمدیوں کی تعداد دس لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ یورپ میں بھی امریکہ میں بھی۔ جزائر میں بھی اور افریقہ میں بھی ہر جگہ غلبۂ اسلام کے لئے زمین تیار ہو رہی ہے"

(بدر ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"تحریک جدید کے اجراء کے بعد قریباً آٹھ سال تک بیرونی ملکوں کی جماعتوں کے اپنے چندے بہت تھوڑے تھے لیکن اب وہاں کے احمدی احباب دل کھول کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر غانا ہے وہاں لوگ باقاعدگی سے ماہوار چندے دینے کے زیادہ عادی نہیں لیکن جب ان کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے تو اس وقت وہ چندہ کے طور پر لاکھوں روپے دے دیتے ہیں اور دیتے بھی ہیں روح مسابقت کے تحت ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ...... انمیں اس روح کا پیدا ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ خود ایک بہت بڑا انقلاب ہے کہ پہلے باہر سے روپیہ آ کر ان کے ملک پر خرچ ہوتا تھا اب ایک پیسہ بھی باہر کا ان پر خرچ نہیں ہوتا۔"

(باقی)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

۱۔ مورخہ ۱۶ وفا ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۷۹ء بروز دوشنبہ آفیسرز میس ملک پیٹ حیدرآباد میں میری پوتی عزیزہ نصرت جہاں بیگم بنت عزیز یوسف حسین احمد صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزم عارف احمد صاحب قریشی ابن محترم عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ انجینئر کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر کے عوض محترم مولوی حمیدالدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد نے کیا۔ دوران خطبہ نکاح علاوہ جمیع احباب جماعت کے تقریباً دوصد غیر از جماعت افراد نے شرکت فرمائی۔ جس میں اعلیٰ آفیسر صاحبان بھی موجود تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے موقعہ کی مناسبت سے ازدواجی زندگی پر اور جماعت احمدیہ کے عقائد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جس کا بہت اچھا اثر رہا۔ اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ اُسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اور ۱۷ جولائی کو دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ جس میں چارصد احباب نے شمولیت فرمائی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا انتظام رہا۔ اس خوشی میں مکرم عارف احمد صاحب قریشی نے شادی فنڈ میں مبلغ ۲۵/- روپے درویش فنڈ میں مبلغ ۲۵/- روپے اور صدقہ میں مبلغ ۲۵/- روپے اور خاکسار نے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کئے۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین

خاکسار۔ احمد حسین نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد

۲۔ مورخہ [illegible] کو خاکسار کی نسبتی بہن مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم جمعہ خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنکال کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محمد سبحان صاحب ابن مکرم محمد دیان صاحب آف پنکال کے ساتھ مبلغ ۲۰۰۵ روپے حق مہر پر مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ پنکال نے کیا۔ اُسی روز لڑکی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد عبدالحق کارکن وقف جدید قادیان۔

۳۔ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۷۹ء شیموگہ (کرناٹک) میں مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے عزیزہ امة المجید صاحبہ بی اے بنت مکرم جی ایم رحمت اللہ صاحب شیموگہ کا نکاح عزیزم ای یم مبارک احمد صاحب ابن مکرم جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم بنگلور کے ہمراہ بعوض تین ہزار آٹھ سو روپیہ حق مہر پڑھا۔ بعد خطبہ و اعلان نکاح دُعا کرائی۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم جی یم رحمت اللہ صاحب نے مختلف مدات میں ۲۵/- روپے اور مکرم جی یم عنایت اللہ صاحب نسیم نے تیئیس روپے ادا کئے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

خاکسار۔ قیصر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرا بیٹا عزیزم محمد زاہد قریشی سلمہٗ اللہ تعالےٰ کے فضل بزرگوں کی دعاؤں سے انٹر میڈیٹ میں سیکنڈ ڈویژن کامیاب ہوگیا ہے الحمد للہ اور اب میڈیکل کے داخلہ کے امتحان میں بھی شامل ہوا ہے اسمیں کامیابی کے لئے تمام بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اسی خوشی میں عزیز موصوف نے شکرانہ فنڈ میں ۱/- روپیہ۔ شادی فنڈ میں ۱/- روپے اور اعانت بدر میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ۔ خاکسار۔ ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہانپور یوپی۔

۲۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ القیوم بردیزہ سلمہا نے دسویں کلاس کا امتحان بورڈ سے سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو آئندہ ترقیات کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ عزیزہ نے اس موقعہ پر مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا ہے۔ درویش فنڈ ۵/- ۔ شکرانہ فنڈ ۲/- ۔ خاکسار۔ عبدالحق فضلی مبلغ شاہجہانپور

۳۔ مکرم منور محمد صاحب آف بالاسور اڑیسہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توام لڑکے عطا فرمائے ہیں۔ لیکن بچے بہت کمزور ہیں اور انکی والدہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر دو بچگان اور اُنکی والدہ کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ موصوف نے درویش فنڈ میں ۱/- روپیہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ۔ ناظر بیت المال آمد قادیان۔

رمضان کے روزے اور اس کی حکمتیں اور فوائد

از مکرم مولوی نور الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

رمضان المبارک کی فضیلت

رمضان کی فضیلت سے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے :-

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ"... الآیۃ

(سورۃ بقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ :- رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں (قرآن کریم) نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔

اور اس کے ساتھ ہی الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

حدیث شریف میں حضرت رسول مقبول صلعم بیان فرماتے ہیں۔

"جس نے رمضان کے روزے رکھے اور رمضان میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے نماز پڑھی۔ اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔"

(بخاری شریف ابواب الصوم باب فضل رمضان)

روزے کی حکمتیں اور اس کے فوائد

(۱) ـ مقصد حیات انسانی یعنی خدا کی معرفت، قرب و وصال الٰہی حاصل کرنا اور اپنی جملہ نفسانی خواہشات کو چھوڑ کر خدا کی محبت میں فنا ہو کر اس کے رنگ میں رنگین ہونا یہ صورت صرف اور صرف روزوں سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور جیسے خدا تعالیٰ کھاتا نہیں ظلم نہیں کرتا۔ وعدہ خلافی نہیں کرتا وغیرہ۔ انسان بھی روزے میں کوئی برا فعل نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ "صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً"

(۲) ـ روزے کے ذریعہ اس کی صفت میں رنگین ہونے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ اور بغیر پریکٹس دنیا کا کوئی اہم کام نہیں ہو سکتا۔

(۳) ـ روزے کے ذریعہ قربانی (جفا کشی جس کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کوئی عمدہ چیز حاصل ہو سکتی ہے) سکھائی جاتی ہے۔ تاکہ انسان خدا کی راہ میں حائل جملہ مشکلات و ابتلاؤں میں کامیاب ہو جائے اور منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

(۴) ـ دنیا طلبی اور ارضی کشش جو لازمہ فطرت انسانی ہے۔ اس کو دور کر کے روزے کے ذریعہ محبت الٰہی کا طریق بتلایا گیا ہے۔

(۵) ـ روزے کے ذریعہ محاسبہ نفس۔ جذبات و قوائے انسانی پر پورا کنٹرول اور انہیں برموقعہ و محل استعمال کا طریق سکھایا گیا ہے۔ کیونکہ رمضان میں انسان اپنی خواہشات کو یکسر چھوڑ کر اپنے خدا کی مرضی پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۶) ـ روزے کے ذریعہ عالمی اخوت اور امیری و غریبی کے امتیازات (جس سے ان دنوں اکناف عالم میں بہت سے فتنے پیدا ہو رہے ہیں) کو کلیتہً مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیونکہ جو انسان روزہ رکھتا ہے وہ رسول مقبول صلعم اور صحابہ کرام کے اسوہ کے مطابق تیز آندھی کی طرح صدقات و خیرات کرتا ہے اور غریبوں کی دیکھ بھال کرتا ہے اور عید سے قبل صدقہ فطر ادا کرتا ہے۔

(۷) ـ روزے کے ذریعہ انسان تمام اقسام کی برائیوں سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ رمضان میں شیطان کو زنجیر سے باندھ دیا جاتا ہے اور جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ یعنی انسان برے کاموں سے باز آ جاتا ہے اور جنتی کام کرنے لگتا ہے۔

(۸) ـ روزے کے ذریعہ انسان آخر خدا تعالیٰ کو پا لیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے روزے کے حکم کے ساتھ ہی (نیچے رکوع کے آخر میں) فرمایا ہے۔

"اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔"

اور احادیث سے بخوبی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسرے جملہ اعمال کا بدلہ عطا فرماتا ہے لیکن روزے کے بارہ میں فرماتا ہے کہ اس کا بدلہ میں خود ہوں۔

(۹) ـ روزے کے ذریعہ انسان بہت سی جسمانی بیماریوں سے بھی بچ جاتا ہے۔ خصوصاً پیٹ کی بیماریوں سے جو تمام بیماریوں کا منبع و معدن ہے۔ پیٹ کی بیماریاں جیسے :- تبخیر، بدہضمی، پرانی بدہضمی، بھوک نہ لگنا، اتساع معدہ، اپھارہ، درد شکم یا مروڑ، قبض، اسہال، خونی اسہال، قے، خون کی قے وغیرہ ان کے علاوہ اور بے شمار بیماریاں ہیں۔ جو صرف کثرت غذا سے ہاضمہ کے اعضاء میں نقص پیدا ہونے سے انسان کو آ پکڑتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعتدال پر لانے کے لئے فرمایا "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا" کہ تم بیشک حسب ضرورت ہر ایک اقسام کی اشیاء کھاؤ پیو مگر کسی بھی چیز کو زیادہ مقدار میں نہ کھاؤ۔ یا ایک چیز کو بار بار استعمال میں نہ لاؤ۔ ورنہ اسراف کے نتیجہ میں تمہاری صحت کو نقصان پہنچے۔

دوسری حکمت یہ بھی پوشیدہ ہے کہ جسم کا اثر روح پر اور روح کا اثر جسم پر بہرحال پڑتا ہے۔ دونوں لازم و ملزوم ہیں اور روحانی ترقیات کے لئے پہلے جسم پر فنا کی حالت پیدا کرنا لازمی ہے۔ یعنی بذریعہ جسم مختلف اقسام کی قربانیاں پیش کی جائیں جیسے۔ بدنی قربانیاں۔ مالی قربانیاں۔ وقتی قربانی جانی قربانی اور دنیا کی ہر چیز کی قربانی جس سے روح پر بھی انقطاع الی اللہ کی حالت و خشوع و خضوع کی حالت پیدا ہو [illegible] تبھی تو قربانیاں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔

(۱۰) ـ روزے کے ذریعہ انسان بہت سی اخلاقی بیماریوں سے بھی بچ سکتا ہے۔ جیسے بخل، فضول خرچی، لغو باتیں، جھوٹ، آنکھوں کی خیانت، چوری، زنا، باطل طریقہ سے مال کھانا، ظلم و زیادتی، اور بہت سے عمدہ اخلاق انسان میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ جیسے۔ ایثار، صداقت، صبر، غرباء کی دیکھ بھال، غریبوں و کمزوروں کا خیال رکھنا۔ بھوکوں کو کھلانا، پاکدامنی، غض بصر، سوال سے بچنا، خود داری وغیرہ۔

اس لئے روزے رکھنا خود انسان کی اپنی بھلائی کے لئے لازم ہے۔ خدا یا اس کے رسول پر احسان جتانے کے لئے روزے نہیں رکھنا چاہیئے اور نہ ہی لوگوں کو دکھانے کے لئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ روزے کی افادیت سے متعلق فرماتا ہے۔

"وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"

اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو) کہ تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزے رکھنے سے کیا ایسا جسمانی نقصان ہوتا ہے جو ناقابل تلافی ہوتا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ دنیا کا یہ اصول ہے کہ ترقی کے لئے شدید محنت اور ثواب کے حصول کے لئے پیشگی قربانی منافع کمانے کیلئے پہلے سرمایہ خرچ کرنا شہد کے حصول سے قبل شہد کی مکھیوں کا ڈنک، پھول کے حصول کیلئے پہلے کانٹے لگوانے پڑتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے حصول کیلئے پہلے تن، من، دھن کی قربانی دینی ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ"

کہ تم ہرگز کامل نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی محبوب ترین چیزوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ نہ کرو۔ اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ دنیوی طور پر ایک انسان معمولی سے معمولی فائدے کے لئے اوقات، محنت اور بہت کچھ صرف کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے کما حقہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے آمین ❖

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ کینیا کے چیف قاضی کا فتویٰ

احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کے رسالہ العصر سے ایک اقتباس

براعظم افریقہ کے ملک کینیا کے چیف قاضی شیخ عباد اللہ صالح فارسی نے یسوع مسیح (علیہ السلام) کی وفات کے بارے میں اپنا فیصلہ (فتویٰ) دیا ہے۔ ان سے ممباسہ کے ایک سُنی مسلمان مسٹر اسماعیل عبد اللہ نے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا خدا کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پاچکے ہیں؟

فاضل چیف قاضی صاحب نے انجمن حمایت اسلام نیروبی کے زیر اہتمام سواحیلی زبان میں شائع ہونے والے ایک سہ ماہی جریدے میں اس سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے لکھا :-

"یہ یقین کرنا زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) وفات پاچکے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت ۱۴۴ اور سورۃ انبیاء آیت ۳۴ میں وضاحت موجود ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق جو لفظ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ استعمال کیا گیا ہے اس کا ترجمہ کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی بات صحیح البخاری کے تیسرے باب صفحہ ۹۰ پر بھی لکھی ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی موقف تھا جیسا کہ مجمع البحار الانوار جلد اوّل صفحہ ۲۸۶ پر تحریر ہے۔ اس کے علاوہ امام محمد الغزالیؒ نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے جو کہ ان کی کتاب نادرۃٌ فی القرآن کے صفحہ ۳۰ اور ۷۷ پر مذکور ہے۔

قرآن کریم نے جس بات کا انکار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی وفات صلیب پر ہوئی۔ وہ صلیبی موت کا دُکھ اُٹھانے سے بچ گئے تھے"

اس جریدے کے ایڈیٹر کینیا کے سابق چیف قاضی شیخ محمد قاسم مزروعی ہیں۔ اس جریدے کا نام "صَوتِ یاحقی" (سچائی کی آواز) ہے اور یہ ممباسہ سے شائع ہوتا ہے۔ معزز چیف قاضی صاحب کا یہ فتویٰ رسالہ کے اکتوبر ۱۹۷۶ء کے شمارہ کے صفحہ پر شائع ہوا ہے۔

یہ تفصیل احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے سہ ماہی رسالہ "العصر" کے شمارہ نمبر ۱ جلد ۱۵ - ۱۹۷۹ء میں شائع کی گئی ہے۔

(الفضل مورخہ ۱۴/۷/۷۹)

رمضان المبارک کے سلسلہ میں

قادیان میں درس قرآن مجید و حدیث کا پروگرام

ماہ رمضان المبارک اپنی پوری برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ شروع ہوچکا ہے۔ الحمد للہ کہ قادیان میں ایک روحانی گہما گہمی ہے۔ ہر دو مرکزی مساجد میں نماز تراویح کا انتظام ہے چنانچہ مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح بعد نماز عشاء عزیز حافظ منظر احمد طاہر اور مسجد مبارک میں نماز تہجد مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب پڑھا رہے ہیں۔

بعد نماز ظہر تا عصر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن کا انتظام ہے روزانہ ایک پارہ ترجمہ اور مختصر تفسیر کے ساتھ سنایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے ابتداء تا سورۃ نساء ۵ دنوں تک درس دینے کی سعادت حاصل کی چھٹے دن سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے درس دینا شروع کیا ہے — بعد نماز فجر ہر دو مساجد میں حدیث شریف کا درس جاری ہے۔ چنانچہ مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں جب کہ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب حدیث کا درس دے رہے ہیں۔ ان تمام روحانی پروگراموں میں مردوں بچوں کے علاوہ پردہ کی رعایت سے مستورات بھی مستفید ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

اخبار قادیان

٭ — مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش تاحال امرتسر میں زیر علاج ہیں صحت اب پہلے سے کافی بہتر ہے اور ڈاکٹر نے آپ کو سفر کی بھی اجازت دیدی ہے الحمد للہ۔ ٭ — مورخہ ۱۴/۷ کو مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب آف دوبئی مع اہل و عیال زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۷/۷ کو واپس تشریف لے گئے۔ ٭ — مورخہ ۲۴/۷ کو مکرم پروفیسر شکیل احمد صاحب نائیجیریا سے مع اہل و عیال اور محترمہ ڈاکٹر آصفہ صاحبہ مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔

سری لنکا میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں (بقیہ صفحہ اوّل)

تقریریں کیں آخر میں خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک خلافتِ احمدیہ کی عظیم برکات کے متعلق ایمان پرور واقعات کی روشنی میں تقریر کی۔

ایک نئی مسجد کا افتتاح :— کولمبو سے ۱۵۰ میل مشرق میں واقع پولا ناروا (POLANARUWA) جماعت نے ایک نئی مسجد احمدیہ تعمیر کی تھی۔ اس کے افتتاح کے لئے مورخہ ۱۳ جولائی ۷۹ء بروز جمعہ خاکسار مع محترم محمد حسن صاحب صدر و محترم محمد رفیع الدین صاحب جنرل سیکرٹری و دیگر احباب کے ہمراہ بذریعہ موٹر کار اور موٹر سائیکل روانہ ہوئے۔ ہمارے علاوہ جماعت ہائے کولمبو۔ نگمبو۔ پُتلم۔ پسیالہ۔ راگمہ (RAGAMA) وغیرہ مقامات سے بھی معقول تعداد میں احباب بذریعہ ریل اور بس وغیرہ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

خدا کے فضل سے یہاں کی جماعت بھی بہت مستعد ہے اس جماعت کے صدر مکرم ابو صالح صاحب کو حکومتِ سری لنکا کی طرف سے جے۔پی (Justice of Peace) کا اعزازی عہدہ ملا ہے۔ ان کے علاوہ یہاں کے ایک اور احمدی مخلص مکرم محمد اسمٰعیل صاحب کو بھی یہی خطاب حکومت کی طرف سے ملا ہے۔

ہمارے وفد کے پہنچتے ہی تمام احباب نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ مسجد اور اردگرد رنگ برنگ جھنڈیوں سے خوب مزین کئے گئے تھے۔ ٹھیک ایک بجے مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے ابراہیمی دعاؤں پر مشتمل چند آیاتِ کریمہ کی تلاوت کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور مسجد کا افتتاح کیا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں فلسفۂ عبادت اور اہمیت مسجد کے بارے میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں وضاحت کی۔ خطبہ اور نماز جمعہ میں احمدی احباب کے علاوہ معقول تعداد میں غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی تھی۔ اس طرح مسجد لوگوں سے خوب بھری ہوئی تھی۔

نماز جمعہ اور تناول طعام کے بعد تین بجے بعد دوپہر مسجد کے باہر ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم محمد حسن صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے خاکسار نے مختصر الفاظ میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کے عقائد کے بارے میں بیان کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد شاہ صاحب مکرم محمد محی الدین صاحب مکرم رفیق احمد صاحب مکرم حسینی محمد صاحب اور مکرم ضیاء الدین صاحب نے عقائدِ احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر مختصر تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے وفاتِ مسیحؑ۔ ختم نبوت۔ اجرائے نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافتِ احمدیہ وغیرہ مختلف عنوانوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

دُعا کے بعد یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ گاہ میں اچھی حاضری تھی۔ نیز دور دور بیٹھے ہوئے لوگ بھی بذریعہ لاؤڈ سپیکر تقریریں سنتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں تبلیغ کے لئے بہت وسیع میدان ہے اس سے کما حقہ فائدہ اُٹھانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین۔

رسالہ راہ امن :— سری لنکا سے ایک عرصۂ دراز سے ددتو ما (Doothaman) کے نام سے ایک تامل رسالہ شائع ہوتا رہا تھا۔ لیکن پچھلے دو سال سے یہ رسالہ بند ہوچکا ہے تاہم جماعت احمدیہ مدراس سے خاکسار کی زیر ادارت شائع ہونے والے تامل رسالہ "راہ امن" کی سینکڑوں کاپیاں یہاں جماعت میں آتی ہیں۔ چونکہ اس رسالہ میں ہر ماہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز تعلیمات اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات اور دیگر علمی مضامین ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ رسالہ احباب جماعت کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہو رہا ہے۔ نیز جماعت کی طرف سے یہاں کی کئی لائبریریوں اور دیگر علمی و دینی اداروں میں بھی یہ رسالہ بھیجا جاتا ہے۔ اس طرح خدا کے فضل سے یہ رسالہ تامل ناڈو کے علاوہ یہاں بھی اپنوں اور غیروں میں بہت مقبولیت حاصل کرچکا ہے۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے اور خدا تعالیٰ کی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

درخواست دُعا

مکرم برادرم مولوی امان اللہ صاحب آف بھدرک اُڑیسہ اپنے اور اپنے بچے کی دینی و دنیاوی ترقی کے لئے اور انہوں نے ایک نیا کاروبار کھولا ہے اُس میں برکت اور ترقی کے لئے تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے کاروبار میں برکت اور ترقی دے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ خاکسار بشارت احمد حیدر کارکن تحریک جدید قادیان۔

معاونین خاص وقفِ جدید !!

مندرجہ ذیل احباب جماعتہائے ہندوستان نے انجمن وقفِ جدید قادیان کے معاونین خاص بن کر یکصد روپیہ سے لے کر سات ہزار روپیہ تک کے وعدہ جات کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس مالی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے فضلوں سے انہیں نوازے ان کے اسماء اخبار بدر میں بغرض دعا شائع کروائے جا رہے ہیں اور اس لئے بھی کہ تا ان احباب جماعت کو علم ہو سکے۔ اگر کسی دوست کا نام رہ گیا ہو تو دفتر ہذا اس کی درستی کر سکے۔ ان مخلصین کے نام بزرگان کی خدمت میں دعا کے لئے بھجوائے جا رہے ہیں۔

دوسرے احباب بھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحب استطاعت ہوں اور اس میں حصہ لینا چاہیں، اپنا وعدہ معاونِ خاص کے طور پر جلد از جلد بھجوا دیں۔ تا ان کے نام بھی معاونین خاص کی فہرست میں شامل کر کے بزرگان کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جا سکیں اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین :

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نمبر شمار	اسماء گرامی	نمبر شمار	اسماء گرامی
	قادیان:-	۲۶	مکرم HM جعفری صاحب مدراس
۱	محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	۲۷	" PP عبداللہ صاحب "
۲	مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید		" PP نورالدین صاحب
۳	محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت	۲۸	" حسن ابراہیم صاحب "
	مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ	۲۹	" محمد احمد اللہ صاحب "
۴	مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر		**کیرالہ:-**
		۳۰	مکرم SV قمرالدین صاحب پینگاڈی
	یو۔پی:-	۳۱	" AP عبدالرحیم صاحب "
۵	مکرم قمرالدین صاحب الجولی	۳۲	محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ "
۶	" شجاع الدین صاحب	۳۳	مکرم MK مونڈولی صاحب "
۷	" نورالدین صاحب میرٹھ	۳۴	" بائن عبدالحمید صاحب "
۸	" ابرار حسین صاحب دہلی	۳۵	" C احمد علی صاحب "
۹	" رحمت اللہ صاحب "	۳۶	" M عبداللہ صاحب "
۱۰	" انوار محمد صاحب رابڑھ	۳۷	" TK ویرن کٹی صاحب کیرولائی
۱۱	" ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور	۳۸	" KP آسو صاحب کالیکٹ
۱۲	محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ " "	۳۹	" AP کنہامون صاحب "
۱۳	مکرم عبدالقدیر خان صاحب اودے پور	۴۰	" T علی صاحب "
۱۴	" یوسف علی خان صاحب "	۴۱	" MA محی الدین کوبا صاحب "
		۴۲	" K احمد کنجی صاحب "
	بہار:-	۴۳	" M محی الدین کوبا صاحب "
۱۵	مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور	۴۴	" MK محمد صاحب منارگھاٹ
۱۶	" ڈپٹی محمد ایوب صاحب "	۴۵	" A کنجی احمد صاحب "
		۴۶	" AQ مسلم صاحب "
	اڑیسہ:-	۴۷	" MA محمد صاحب "
۱۷	مکرم غلام محمود علی صاحب بھدرک	۴۸	" CK علوی صاحب دانیم بلم
۱۸	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ		**کرناٹک:-**
۱۹	محترمہ نجم النساء صاحبہ "	۴۹	مکرم صبغت اللہ صاحب بنگلور
۲۰	مکرم عبدالرحیم صاحب "	۵۰	" محمد شفیع اللہ صاحب "
۲۱	" صادق علی شاہ صاحب سورو	۵۱	" BM بشیر احمد صاحب "
۲۲	" شیر علی خان صاحب "	۵۲	" فضل اللہ صاحب "
۲۳	" عبدالستار خان صاحب "	۵۳	" حبیب الرحمٰن غیور احمد صاحب "
۲۴	" ڈاکٹر مرزا آدم علی بیگ نیاگڑھ	۵۴	" محمود احمد صاحب ہندرگ تیماپور
	تامل ناڈو:-	۵۵	" PK عمر صاحب مرکرہ
۲۵	KSOM خضر محی الدین صاحب میلاپالیم	۵۶	محترمہ عائشہ بی صاحبہ "

نمبر شمار	اسماء گرامی	نمبر شمار	اسماء گرامی
۵۷	مکرم ME محی الدین صاحب مرکرہ	۷۳	مکرم مسعود احمد صاحب میکینک حیدرآباد
۵۸	" BA بشیر احمد صاحب "	۷۴	" اکبر حسین صاحب "
	آندھرا پردیش:-	۷۵	" سیٹھ سید حسین صاحب "
۵۹	مکرم محمد ابراہیم خان صاحب جڑچرلہ	۷۶	" " سید جہانگیر احمد صاحب "
۶۰	" سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۷۷	" " سید عمر صاحب "
۶۱	" " بشیر الدین صاحب "	۷۸	" " سید جہانگیر علی صاحب "
۶۲	" مولوی عبدالحی صاحب "	۷۹	" " یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد
۶۳	" سیٹھ محمود احمد صاحب "	۸۰	" حافظ صالح محمد الہ دین صاحب "
۶۴	" " ناصر احمد صاحب "	۸۱	" سیٹھ مہر الدین صاحب "
۶۵	" " محمد اسمٰعیل صاحب "	۸۲	" رشید احمد خان صاحب عادل آباد
۶۶	" " عبدالغنی صاحب "	۸۳	" محمد معین الدین صاحب محبوب نگر
۶۷	" " محی الدین صاحب "		**مہاراشٹر:-**
۶۸	" " محمد معین الدین صاحب حیدرآباد	۸۴	مکرم V عبدالرحیم صاحب بمبئی
۶۹	" پروفیسر سمیع اللہ صاحب "	۸۵	" بشیر احمد صاحب ناندیڑ
۷۰	" سیٹھ صلاح الدین صاحب "	۸۶	" عبدالعظیم صاحب عثمان آباد
۷۱	" شکیل احمد صاحب "		**جموں کشمیر:-**
۷۲	" عبدالعزیز خان صاحب "	۸۷	مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ناصر آباد

* ولادت *

مکرم خواجہ داؤد احمد صاحب اور محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳/۷ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ! محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "طیب احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کا نواسہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خوشی میں ۲۵/ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین ::
(ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز!
Manufacturers & order - suppliers.
چپل پروڈکٹس
مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE:- 76360.

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان شریف میں تیز آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اس کو اسلام کی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلایا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں، فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم " امیر جماعت احمدیہ قادیان " کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ؛

ایک احمدی طالب علم کا اعزاز!

عزیزم لئیق احمد صاحب کانپور میں اپنے خاندان میں واحد احمدی ہیں۔ اُن کا خاندان صاحب توفیق ہونے کے باوجود ان کی احمدیت کی وجہ سے ان کی مالی امداد، حصول تعلیم کے لئے نہیں کرتا۔ عزیز فزکس میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ اور ہمت سے تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے ایک مضمون پر جناب ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب ڈائرکٹر نے اپنے ادارہ " انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس " ٹریسٹ (اٹلی) سے دو صد ڈالر انعام بھجوایا ہے۔

احباب اس ہونہار نوجوان کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقیات دے، اس کے اخلاص میں برکت دے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کے قلوب کو بھی قبولِ حق کے لئے کھول دے آمین

مرزا وسیم احمد

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

فہرست نمبر ۳۳

نامزدگی عہدیداران جماعت احمدیہ راٹھ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت احمدیہ راٹھ کی نامزدگی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

صدر جماعت .... مکرم انوار احمد صاحب

سیکرٹری مال ... " محمد اکرام صاحب۔

فہرست نمبر ۳۴

منظوری انتخاب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کوڈالی

مکرم عبد الجلیل صاحب کے انتخاب بطور جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کوڈالی کی ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ اُن کا بجالانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ بجالانا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں، ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جس کی بجا آوری تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں، فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو خود ادا نہ کر سکتا ہو، اُس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادائیگی کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر کی ادائیگی فرض ہے۔

اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے۔ جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل و اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیوگان و یتامیٰ اور مستحقین کو ان کی ضروریات کی تکمیل کے لئے اس رقم سے بروقت امداد دی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں تو وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت تین روپے اور نصف صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احبابِ جماعت کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

رمضان المبارک اور فریضہ زکوٰۃ !!

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ مقدس ایام جہاں عبادات اور نوافل کے لئے خاص ہیں وہاں اس مقدس مہینہ میں مالی قربانی، صدقہ و خیرات اور ادائیگی چندہ جات کی طرف بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ جماعت کے صاحبِ نصاب احباب کثرت سے اس بابرکت مہینہ میں زکوٰۃ کی رقوم بھی ادا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ تمام صاحب نصاب احبابِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان بابرکت ایّام میں جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الاداء ہے، ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا

میرا بیٹا خورشید عالم آئی۔ اے کا امتحان دینے والا ہے نمایاں کامیابی کیلئے نیز انہیں ایک مقدمہ میں ملوّث کر دیا گیا ہے باعزت براءت کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے

اسی طرح میری ایک بیٹی عرصہ دراز سے بیمار ہے اسکی کامل شفایابی اور میرے بیٹوں اور بیٹیوں کے بہتر رشتے ملنے کے لئے خاص طور پر احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :

محمد ذکریا احمدی۔ ملکی محلہ

آرہ۔ (بہار)